کیا مارشل لا لگانا جرم ہے؟

سادہ سا جواب کسی بات کو جرم ثابت کرنے کے لئے اس کی وجوہات جانے بغیر جرم قرار نہیں دیا جاسکتا، دھواں وہیں سے اٹھتا ہے جہاں کسی نے آگ لگائی ہوئی ہو۔ کیا کسی انسان نے اپنی بیوی کو کبھی خوشی میں بھی طلاق دی ہے؟اس عمل کے پیچھے کوئی نہ کوئی سنجیدہ وجہ ضرور ہوتی ہے۔ بلاشبہ طلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ عمل ہے۔اسی طرح مارشل لا بھی خوشی سے کبھی نہیں لگایا جاتا اس کے پیچھے بھی کوئی نہ کوئی سنجیدہ وجہ ضرور ہوتی ہے۔ جس طرح نظریاتی سرحدوں کی حفاظت عوام اور عوامی نمائندوں کی ذمہ داری ہوتی ہے اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت فوج کی ذمہ داری۔ اگر نظریاتی سرحدوں کی حفاظت عوامی نمائندے کسی بھی وجہ سے نہیں کر پاتے تو یہ اضافی ذمہ داری بھی فوج کے کاندھوں پر آئین نے ہی ڈالی ہوئی ہے۔

آئین کی اہمیت : یہ آئین کوئی جامد شے نہیں کے ایک دفعہ بن گیا تو اس میں کوئی ترمیم نہ کی جا سکے۔ مہذب انسان اپنی سہولت کے لئے اپنے ملک میں نظم و نسق چلانے کے لئے اور عوام کو سہولت مہیا کرنے کے لئے اپنے حقوق و فرائض وضع کر لیتے ہیں اور اس کے لئے کچھ قوانین، اصول و ضابطے طے کر لیتے ہیں پھر اپنی مرضی اور حقوق کو اس کے طابع کر دیتے ہیں، چونکہ زندگی ہمیشہ متحرک رہتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حالات ، واقیات اور ضروریات زندگی میں بھی تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں اس کی مناسبت سے ان ضروریات زندگی کو مد نظر رکھ کر ان قوائد اور ضابطوں میں انسانی ضرورت اور سہولت کی خاطر تبدیلیاں ناگزیر ہو جاتی ہیں اور یہ کوئی آسمانی صحیفہ نہیں کہ جس کو تبدیل نہ کیا جا سکے۔ آئین کے نفاذ کے لئے عوام اور ملک کا ہونا شرط ہے اگر یہ دونوں نہ ہوں تو آئین کی اہمیت کیا ہو سکتی ہے؟۔ کیوں کے ملک نہ رہے تو آئین کا اطلاق کہاں ، کس پر اور عمل کون کرئے گا، اور کیسی فوج اگر ملک کی حفاظت نہ کر سکے اور اگر مضبوط فوج نہ ہو تو ملک کبھی بھی اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکتا اس لئے ایک مظبوط فوج ملک اور عوام کی سلامتی کی ضمانت ہوتی ہے۔ اس موجودہ جمہوری نظام نے جمہور کو زلیل و رسوا کیا ہوا ہے اور عقل کے اندھے اس کی تقلید میں لگے رہتے ہیں۔ علامہ اقبال نے فرمایا

اس راز کو اک مرد فرنگی نے کیا فاش۔۔۔ ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے
جمہوریت اک طرز حکومت ہے جس میں ۔۔۔ بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے۔

آیئے موجودہ جمہوریت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس جمہوری نظام کا خیال جنگ عظیم کے بعد پیدا ہوا اس کی بنیاد سودی معاشی نظام کا عملی نفاذ اور اس کے خالقین (روتھ چائیلڈ، فری میسن گروپ) جن کے پاس بے شمار دولت اور لا محدود زرائع و وسائل اور ان کے غیر محفوظ ہونے کا احساس تھا جس نے جمہوری معاشی نظام کا تصور دیا اور 1907

میں اس کا آغاز اور بنیاد امریکہ میں رکھی گئی۔بظاہر یہ بہت عمدہ خیال لگتا ہے " عوام کی نمائندگی ، عوام کی خاطر اور عوام کے لئے "اس طرح کا فریب پاکستان میں بھی" روٹی، کپڑا اور مکان "کا بہت عمدہ اور دلکش نعرہ عوام کے لئے اور عوام کی خاطر اور عوام آج تک پھنسی ہوئی ہے ان نعروں میں اور کہتے ہیں کہ یہی خوبصورتی ہے جمہوریت کی اور ان مداری گروں کی جو کہتے ہیں کہ " ووٹ کو عزت دو" ۔اسی کی نشاندہی کی علامہ اقبال نے کی اور کہا:

" کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند۔۔۔۔۔ تاویل مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایادار۔۔۔۔۔انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات

جمہوری پارلیمانی نظام کی شرائط : یہ وہ نظام ہے جس کے لئے ایک معاشرے میں اور ہر ایک فرد کے لئے ایک جیسا ماحول، مواقع اور وسائل کا دستیاب ہونا ضروری ہے، ان کی عدم موجودگی میں یہ جمہوری پارلیمانی نظام کام نہیں کر سکتا اور عملی طور پر ایسا ہونا ناممکن ہے، کہ سب لوگوں کو سب ضروریات اور سہولیات میسر ہوں اور اگر ایسا ممکن ہو جاتا تو معاشرے پر اس کے بہت برے اثرات مرتب ہوتے، زرا سوچیے، مثلا بے حسی اور لاپرواہی کی وجہ سے زندگی روٹھ جاتی، رشتے ناتے ختم ہو جاتے، پیار محبت کا تصور نہ پیدا ہوتا، کسی کو کسی کی حاجت نہ رہتی، انسان مقابلے کی دوڑ سے باہر نکل جاتا اور مقصد حیات مفلوج ہو جاتا میری نظر میں اس سے بڑا جھوٹ، دھوکہ اور فراڈ عوام سے نہیں کیا جاسکتا تھا اور اس لئے کائنات کے خالق کو اپنی مخلوق کے لئے یہ نظام قابل قبول نہیں۔ یہ نظام فطرت کے خلاف ہے اس لئے یہ نظام کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اصل جمہوریت کا معیار، مطلب اور مقصد کیا: جمہوریت میں ایک جماعت اہل علم و عمل اور صاحب کردار لوگوں کی جن کو عوام اپنے نمائندے کے طور پر اپنی بہتری کے لئے اختیار دیتے ہیں تاکہ وہ ان کا مقدمہ لڑیں اور ان کے حقوق کی لڑائی لڑیں۔ اس جمہوریت میں افراد کا نہیں دراصل ان کے درست اور عوامی مفاد میں فیصلوں کا انتخاب ہوتا ہے۔

مارشل لا لگانا جرم نہیں بلکہ قومی سلامتی کا تقاضہ ہے: جب ریاست میں بسنے والے عوام دیکھتے ہیں کہ عوامی نمائندے ان عوام کی جنھوں نے ان کو اپنے حقوق کی لڑائی لڑنے کے لئے اختیار دیا تھا بدعہدی کر رہے ہیں اور وہی عوام پھر اس ریاستی ادارے کے پاس جاتے ہیں جنھوں نے عوام اور ریاست کی سلامتی کا عہد لیا ہوا ہے ۔ ان سے کہتے ہیں ان بدبختوں نے ہمارے مفاد کی بجائے کسی دوسرے کے مفاد میں کام کرنا شروع کر دیا ہے لحاظہ ہم ان سے اپنا اختیار واپس لیتے ہیں اور آپ کو اختیار دیتے ہیں کہ ان کی سرکوبی کی جائے۔

ارشد نعیم چوہدری۔ کویت۔ 2020-11-12